بسم اللہ الرحمن الرحیم

No. 149

صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نعرہ



مرتب: مناظر اسلام حضرت مولانا محمد سعید احمد اسعد مرکزی کنوینیر پاکستان سنی اتحاد

ناظم جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد فون ۶۲۲۱۱۴

جاوید دفتر کتابت فیصل آباد

آجکل بعض متشدد حضرات "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا لفظ سن کر اپنے دلوں میں انتہائی کڑھن محسوس کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہنے والوں کو فوراً مشرک، قبر پرست اور بدعتی کے لقب سے یاد کرنے لگتے ہیں۔ ان حالات میں چند دلائل پیش خدمت ہیں۔ امید ہے کہ قائلین ان دلائل کو پڑھ کر اطمینان قلب حاصل کریں گے جبکہ مانعین اگر انصاف سے کام لیں گے۔ تو رجوع کریں گے

دلیل ۱ حدیث کی ہر کتاب میں آپکو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لفظ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" سے عرض معروض کرنا نظر آئے گا۔

دلیل ۲ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ مسلم شریف جلد ۲ ص ۴۱۹

ترجمہ تو مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے، لڑکے اور خادم گلیوں بازاروں میں پھرنے لگ گئے سب کے سب نعرے لگا رہے تھے، یا محمد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا محمد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دلیل ۳ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے باہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

المستدرک جلد ۲ صفحہ ۶۲۰، مصابیح السنہ ص ۱۱۴، ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، سنن دارمی جلد ۱ صفحہ ۱۲، مشکوٰۃ شریف ۵۴۰

ترجمہ۔ تو جو بھی پہاڑ اور درخت آپکے سامنے آتا تو وہ عرض کرتا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

(نوٹ) سیرت حلبیہ کے الفاظ یہ ہیں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۱

دلیل ۴ وَالْمَنْقُوْلُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْ تَحِيَّتِهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (نسیم الریاض شرح شفاء شریف جلد ۳ ص ۴۵۴)

ترجمہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرتے تھے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

دلیل ۵ جسطرح "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا نعرہ لگانا جائز ہے اسی طرح "یا عباد اللہ اعینونی" کا نعرہ لگانا بھی جائز ہے

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق خاں لکھتے ہیں

اخرج البزار من حدیث ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ ملائکۃ فی الارض سوی الحفظۃ یکتبون ما سقط من ورق الشجر فاذا اصاب احدکم شیٔ بارض فلاۃ فلیناد اعینونی یا عباد اللہ قال فی مجمع الزوائد ورجالہ ثقات — قال شارح العدۃ وفی الحدیث دلیل علی جواز الاستعانۃ بمن لا یراھم الانسان من عباد اللہ سبحانہ من الملائکۃ وصالحی الجن ولیس فی ذلک باس کما یجوز للانسان ان یستعین ببنی آدم اذا عثرت دابتہ او تفلتت انتھی — قلت کنت مرۃ فی سفر من بلدۃ مرزاپور الی جبلپور من بلاد الھند فوقع المرکب الذی علیہ فی جدول والجدول فی الطغیان وکدت اغرق فیہ مع المرکب وکان ھذا الحدیث علی ذکر منی فقلت ھذا الکلام فوقف المرکب فی الحال علی حجارۃ عظیمۃ کانت فی ذالک الجدول بعد ان سال علی موج الماء ونجوت من الغرق وللہ الحمد۔

نزل الابرار از نواب صدیق حسن بھوپالی ص ۳۳۵

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ خداوند قدوس کے کچھ فرشتے محافظین کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتوں (تک) کو لکھتے رہتے ہیں، پھر جب کسی کو بیابان میں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے یہ پکارنا چاہیئے اعینونی یا عباد اللہ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ مجمع الزوائد میں (علامہ ہیثمی نے) کہا ہے کہ اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ شارح عدۃ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ اس سے بھی مدد مانگنا جائز ہے جسکو انسان دیکھ نہیں پاتا یعنی اللہ تعالی سبحانہ کے نیک بندوں سے خواہ وہ فرشتے ہوں یا نیک جن اور اسمیں کچھ حرج نہیں ہے جیسے کہ سواری کے چھوٹ جانے یا پھسل جانے پر بنی آدم سے مدد مانگنا جائز ہے

(شارح العدۃ کا کلام ختم ہوگیا)

میں (نواب صدیق حسن خاں) کہتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں ہندوستان کے شہر مرزاپور سے جبلپور کیطرف سفر کر رہا تھا کہ میری سواری ندی میں گر گئی اور اس وقت وہ ندی طغیان کی زد میں تھی قریب تھا کہ میں سواری سمیت غرق ہو جاتا۔ یہ حدیث مجھے یاد تھی میں نے فوراً یہ کلام (اعینونی یا عباد اللّٰہ) کہا۔ میری سواری فوراً ایک بہت بڑے پتھر پر جو کہ اس ندی میں پانی کی موجوں پر بہتا آرہا تھا جا کر ٹھہر گئی اور میں غرق ہونے سے بچ گیا، فللّٰہ الحمد۔

دلیل ۲ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود "یا رسول اللّٰہ" کہنے کی صحابہ کرام کو تعلیم ارشاد فرمائی۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ: اُدْعُهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

ابن ماجہ ص ۱۰۰ ترمذی شریف ص ۱۹۸/۲ مجمع الزوائد ص ۲۸۲/۲ مستدرک امام حاکم مع التلخیص ص ۳۱۳/۱ ص ۵۱۹/۱ ص ۵۲۶/۱ عمل الیوم واللیلۃ از امام نسائی ص ۴۱۸ عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن السنی ص ۲۹۶

مسند احمد ص ۱۳۸/۴ الترغیب والترہیب ص ۴۷۳/۱ فتاوی ابن تیمیہ ص ۲۷۶/۳ صحیح ابن خزیمہ ص ۲۲۵/۲

ترجمہ: حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنی بینائی کیلئے دعا کی درخواست کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیری آخرت کی بھلائی (جنت) چاہوں اور یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیری بینائی کیلئے دعا کروں۔ عرض کیا آپ میری بینائی کی دعا فرمائیں۔ تو اسے ارشاد فرمایا کہ بہترین وضو کر کے دو رکعت ادا کرو پھر یہ دعا کرو۔ اے اللّٰہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں رحمت والے نبی محمد مصطفٰے کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد، یا رسول اللّٰہ میں نے آپکے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا مانگی ہے تاکہ میری حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللّٰہ اپنے محبوب کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اس حدیث کے متعلق امام ابن ماجہ فرماتے ہیں ھذا حدیث صحیح ابن ماجہ ص ۱۰۰
حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں رواہ الترمذی وصححہ۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ فتاوی ابن تیمیہ ص ۲۷۶/۳
امام حاکم اور حافظ ذہبی نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے المستدرک مع تلخیص ۳۱۳/۱
امام ترمذی فرماتے ہیں ھذا حدیث حسن صحیح غریب۔ جامع ترمذی شریف ص ۱۹۸/۲

سوال :- آپ نے جتنی احادیث مبارکہ بیان کی ہیں واقعی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ہی کے مقدس الفاظ سے ندا کیا کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مقدس کے بعد بھی کیا صحابہ کرام نے "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ سے ندا کی ہے؟

جواب ہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مقدس کے بعد بھی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے مقدس الفاظ سے ندا کیا کرتے تھے اور اس میں دور نزدیک کی بھی کوئی تخصیص روا نہ رکھتے تھے۔

دلیل ۱ مشہور غیر مقلد علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں۔
ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات بھی اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں تو جیسے توسل پہلے جائز ہے اب بھی جائز ہوگا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کلام سے اسکا عدم جواز نہیں نکلتا۔ بلکہ انکا مقصود زندوں سے توسل کرنا تھا (مقصود یہ بھی تھا کہ جسطرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ سے توسل جائز ہے اسی طرح ہر اس سے بھی توسل جائز ہے جسکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تعلق قائم ہو جاتے اسعد غفرلہ الاحد) اور دلیل ہماری وہ روایت ہے جو طبرانی نے نکالی کبیر میں عثمان بن حنیف سے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کیلئے آتا جاتا تھا لیکن وہ اسکی طرف التفات نہیں کرتے تھے آخروہ شخص ابن حنیف سے ملا اور ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا وضو کر کے مقام پر جا۔ اور وضو کر کے پھر مسجد میں آ۔ اور دو رکعت پڑھ پھر کہہ۔ اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک فتقضی حاجتی اور اپنی حاجت کا خیال کر تو وہ شخص گیا، اور اس نے ایسا ہی کیا، بعد اس کے حضرت عثمان کے دروازے پر آیا، تو اب اسی وقت آیا، اور اسکا ہاتھ پکڑ کے حضرت عثمان کے پاس لے گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند پر اسکو بٹھایا اور پوچھا تیرا کیا مطلب ہے پھر اسکے مطلب کو روا کیا۔ اور کہا تو نے ابھی تک اپنا مطلب بیان نہیں کیا تھا۔ اب تیرا جو مطلب ہوا کرے اسکو کہہ دیا کر، پھر وہ شخص وہاں سے نکلا اور

ابن حنیف سے مل کر بولا جزاک اللہ خیراً پہلے تو حضرت عثمان کا یہ حال تھا کہ میری طرف دیکھتے ہی نہ تھے، نہ التفات کرتے تھے یہاں تک کہ تم نے ان سے میری بات کروائی۔ ابن حنیف نے کہا قسم خدا کی میں نے ان سے بات نہیں کرائی لیکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ایک اندھا شخص آیا اور اپنی بینائی کا شکوہ کیا (اسکے بعد حدیث اعمیٰ مکمل بیان فرمائی)

سنن ابن ماجہ مترجم ص ۱۷۵/۱ ناشر اہلحدیث اکادمی لاہور۔ حافظ منذری اسکو نقل کرنیکے بعد فرماتے ہیں والحدیث صحیح۔ الترغیب والترہیب ص ۴۷۶/۱ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں۔ قال الطبرانی والحدیث صحیح بعد ذکر طرقہ التی روی بھا حافظ طبرانی نے اس حدیث کے متعدد طرق نقل کرنیکے بعد فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے مجمع الزوائد ص ۲۸۳/۲

دلیل نمبر ۲ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط پیدا ہو گیا تو ایک صحابی رسول جن کا نام حضرت بلال بن حارث المزنی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکی اُمت ہلاکت کے قریب پہنچ چکی ہے۔ آپ اپنی اُمت کیلئے بارش طلب فرمائیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال بن حارث المزنی کو خواب میں ملے اور فرمایا عمرؓ کے پاس جاؤ۔ میرا سلام کہو اور کہہ دو بارش ہو جائیگی۔ الفتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۴۹۵/۲ حافظ ابن حجر اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ اسے ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر بھی یہ حدیث نقل کرنیکے بعد کہتے ہیں وھذا اسناد صحیح البدایہ والنہایہ ص ۹۴/۷

دلیل ۳ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں ایک بار سُن ہو گیا ایک آدمی نے کہا جس ذات کو آپ سب سے محبوب رکھتے ہیں انہیں یاد کریں تو حضرت عبداللہ بن عمر نے پکارا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الادب المفرد از امام بخاری ص ۱۴۲ الاذکار از امام نووی ص ۲۷۱ نزل الابرار از نواب صدیق حسن خان غیر مقلد ص ۲۷۳

مشہور غیر مقلد عالم علامہ وحید الزمان نے اسی حدیث کے تحت لکھا

اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ غائب کی ندا مطلقاً منع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کہ بعضے تشدد والے سمجھتے ہیں...... دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کا پاؤں سن ہو گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لغات الحدیث ص ۱۹/۲

امام ملا علی قاری اسی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں

کَاَنَّہٗ رضی اللہ عنہ قصد بہ اظہار المحبۃ فی ضمن الاستغاثۃ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے استغاثہ کے ضمن میں محبت کا اظہار فرمایا۔ شرح شفا ص ۲۵۵

(نوٹ) حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کرنے سے پہلے یہ عنوان قائم فرمایا ہے باب مایقول الرجل اذا خدرت رجلہٗ جب کسی کا پاؤں سو جائے تو وہ کیا کہے۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مقدس کے بعد بھی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہنے سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خاں بھی لکھتے ہیں

شرح جی کہتے ہیں ایک بار پاؤں ابن عباس کا سُن ہو گیا کہا یا محمد فی الفور کھل گیا۔
کتاب التعویذات ص ۲۷

دلیل ۴ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں جب صحابہ کرام کمزور پڑ رہے تھے تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید نے مسلمانوں کے خصوصی اور امتیازی نعرہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف صحابہ کی توجہ مبذول فرمائی جسکی برکت سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ حافظ ابن کثیر اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں۔ ثم نادی بشعار المسلمین وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ البدایۃ والنھایۃ ص ۳۲۹/۶

دلیل ۵ (میدان کربلا میں) حضرت سیدہ زینب نے اپنے بھائی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ندبہ کیا اور روتے ہوئے عرض کیا۔

یا محمداہ۔ یا محمداہ اللہ تعالیٰ اور آسمان کے فرشتے آپ پر درود پڑھیں حسین خون میں لتھڑا اور مقطوع الاعضاء ہو کر میدان میں پڑا ہے یا محمداہ آپکی بیٹیاں قیدی ہیں اور آپکی ذریت قتل ہوئی پڑی ہیں جس پر صبا خاک اڑاتی ہے۔ البدایہ والنہایہ ص ۱۹۵/۸ از حافظ ابن کثیر

علماء دیوبند کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں

دلیل ۶

یا شفیع العباد خذ بیدی	انت فی الاضطرار معتمدی
دستگیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

لَیْسَ لِیْ مَلْجَأٌ سِوَاکَ اَغِثْ ۔ مَسَّنِی الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ ۔ فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

غَشَّنِی الدَّھْرُ یَا ابْنَ عَبْدِ اللہِ ۔ کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف ۔ اے میرے مولا خبر لیجئے میری

یَا رَسُوْلَ الْاِلٰہِ بَابُکَ لِیْ ۔ مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدِیْ
میں ہوں بس اور آپکا در یا رسول اللہ ۔ ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

نشر الطیب صـ ۱۹۴ مطبوعہ تاج کمپنی

(نوٹ) تھانوی صاحب کے معتقدین اگر اس قصیدہ کو غور سے پڑھیں تو انشاء اللہ العزیز ہم اہل سنت کو مشرک کہنے سے باز آجائیں گے۔

دلیل ۷ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بارگاہ رسالت مآب میں یوں عرض کرتے ہیں

رَسُوْلَ اللہِ یَا خَیْرَ الْبَرَایَا ۔ نَوَالَکَ اَبْتَغِیْ یَوْمَ الْقَضَایَا
یا رسول اللہ! اے اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہم قیامت کے دن حضور کی عطا کے خواستگار ہیں

اِذَا مَا حَلَّ خَطْبٌ مُدْلَھِمٌّ ۔ فَاَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ کُلِّ الْبَلَاءِ
جب آپکے اس غلام پر کوئی بڑی تاریک مصیبت نازل ہو جائے اے میرے حبیب! آپ ہی میرے لئے قلعہ پناہ ہیں ہر مصیبت سے۔

اِلَیْکَ تَوَجُّھِیْ وَبِکَ اسْتِنَادِیْ ۔ وَفِیْکَ مَطَامِعِیْ وَبِکَ ارْتِجَالِیْ
ان مصیبت کے لمحوں میں یا رسول اللہ میں اپنا رخ حضور کی ذات کیطرف کرتا ہوں اور حضور کی ذات کے دامن میں پناہ لیتا ہوں اور میری ساری امیدیں حضور کی ذات سے ہی وابستہ ہیں۔

قصیدہ اطیب النغم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

دلیل ۸ **علماء دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب بھی لکھتے ہیں**

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم ۔ تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھو ۔ بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بیطرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر ۔ میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

کلیات امدادیہ صـ ۲۰۵